دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز روزے کی حالت میں نگل لینے سے روزے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-666

تاریخ اجراء: 18 شعبان المعظم 1446ھ / 17 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر روزے کی حالت میں منہ کے اندر کوئی چیز پھنس گئی ہو اور کوئی شخص اس کو غلطی سے نگل لے، تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر روزے دار کے منہ میں پھنسی چیز قلیل مقدار میں ہو یعنی چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کے حلق میں اترنے یا اتارنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگرچہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ ہاں البتہ اگر وہ چیز کثیر مقدار میں ہو یعنی چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں اس کے حلق میں اُترنے یا اُتار لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو بقي بين أسنانه شيء فابتلعه ذكر في الجامع الصغير أنه لا يفسد صومه، وإن أدخله حلقه متعمدا، روي عن أبي يوسف أنه إن تعمد عليه القضاء ولا كفارة عليه ووفق ابن أبي مالك فقال: إن كان مقدار الحمصة، أو أكثر يفسد صومه وعليه القضاء ولا كفارة كما قال أبو يوسف - رحمه الله تعالى -، وقول أبي يوسف محمول عليه، وإن كان دون الحمصة لا يفسد صومه، كما لو ذكر في الجامع الصغير، والمذكور فيه محمول عليه وهو الأصح ووجهه أن ما دون الحمصة يسير يبقى بين الأسنان عادة، فلا يمكن التحرز عنه بمنزلة الريق، فيشبه الناسي ولا كذلك قدر الحمصة فإن بقاءه بين الأسنان غير معتاد فيمكن الاحتراز عنه فلا يلحق بالناسي“ ترجمہ: اور اگر روزے دار کے دانتوں کے درمیان کچھ باقی رہ جائے اور وہ اُسے نگل لے، تو جامع الصغیر میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا روزہ فاسد

نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ جان بوجھ کر اُسے حلق میں داخل کرے، تو امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ اگر اس نے قصداً ایسا کیا تو اس پر قضا لازم ہو گی لیکن کفارہ نہیں ہو گا۔ ابن ابی مالک نے اس میں تطبیق کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ چیز چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضا لازم ہو گی اور کفارہ نہیں ہو گا جیسا کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے فرمایا، اور امام ابو یوسف کا قول بھی اسی پر محمول ہے۔ اور اگر وہ چنے سے کم ہو، تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا، جیسا کہ جامع الصغیر میں ذکر کیا گیا ہے، اور جو اس میں مذکور ہے وہ اسی پر محمول ہے، اور یہی قول اصح (زیادہ درست) ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چنے سے کم مقدار معمولی چیز ہوتی ہے جو دانتوں کے درمیان عادتاً باقی رہ جاتی ہے تو یہ بمنزلہ تھوک کے ہے اس سے بچنا ممکن نہیں، لہٰذا یہ بھول جانے والے شخص کے مشابہ ہو جائے گا۔ اور چنے کے برابر مقدار کا معاملہ ایسا نہیں کہ اس کا دانتوں میں باقی رہنا غیر معتاد ہے (یعنی عادتاً ایسا نہیں ہوتا)، اور اس سے بچنا ممکن ہوتا ہے، اس لیے یہ بھول جانے والے کے ساتھ لاحق نہیں ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 90، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(ابتلع ما بين أسنانه وهو دون الحمصة) لأنه تبع لريقه، ولو قدرها أفطر“ ترجمہ: اگر اس نے اپنے دانتوں کے درمیان (پھنسی ہوئی) کسی چیز کو نگل لیا اور وہ چنے کے برابر مقدار سے کم تھا (تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا) کیونکہ یہ روزے دار کے تھوک کے تابع ہو گا۔ لیکن اگر وہ چنے کے برابر ہو (یا اس سے زیادہ ہو) تو روزہ ٹوٹ ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 3، صفحہ 422، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net